



## سوال

(629) میں نے دو سال پہلے بیٹے کی زندگی کا بیمہ کروایا تھا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے دو سال پہلے بیٹے کی زندگی کا بیمہ کروایا تھا۔ جس کے ہر سال پانچ ہزار یعنی کل دس ہزار اُن کو دیے جا چکے ہیں اس میں ایکسڈنٹ کا بھی بیمہ تھا کہ بچے کی ہڈی وغیرہ ٹوٹ جائے تو وہ ہر جانہ دیں گے۔ ستمبر میں میرے اس بچے کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے ہی میری نیت تھی کہ میں نے بیمہ ختم کروانا ہے۔ اب میں وہ رقم جتنی دی ہوئی ہے وہ اگر مجھے مل جائے، مجھے کافی ہے لیکن اسپنٹ لوگ یہی دلائل دیتے ہیں کہ یہ جائز ہے میں اگر بیسے کی رقم لوں یا لے کر کسی غریب کی مدد کروں تو کیا یہ میرے لیے قرآن و سنت کی روشنی میں جائز ہے؟

(۲) ... میرے بچے اور میرے بیٹے کا ایکسڈنٹ موٹرسائیکل پر تھے گاڑی سے ٹکر ہوئی جس سے دونوں کی ٹانگوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور میرے بیٹے کے دماغ میں بھی چوٹ لگی تھی اب ماشاء اللہ بہتر ہو رہے ہیں۔ وہ گاڑی والا اس وقت گاڑی چھوڑ کر بھاگ گیا تھا اب ہمارے بچے معاوضہ اُن سے مانگتے ہیں، وہ تیس ہزار تک معاوضہ دیتے ہیں حالانکہ ہمارا تقریباً دونوں کا دو، سوادو لاکھ خرچ ہو چکا ہے۔ اگر ہم اُن سے معاوضہ لیں تو کیا یہ بھی جائز ہے؟

(۳) ... بیوہ عورت قومی پخت سکیم بینک میں رقم رکھ کر منافع لے سکتی ہے یا نہیں؟

(۴) ... کرائے کے مکان کی کمائی جائز ہے؟ یعنی اپنا گھر اگر کرائے پر دے دیں؟ (بنت محمد حفیظ، گوجرانولہ)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بیمہ ناجائز اور حرام ہے خواہ زندگی کا ہو، خواہ دوکان کا، خواہ مکان کا، خواہ فیخٹری و کارخانہ کا، خواہ کاروبار کا، خواہ بس ٹرک کار کا، خواہ کسی اور چیز کا بیمہ اپنی تمام اقسام کے ساتھ حرام اور ناجائز ہے کیونکہ اس میں جوا، اور سود دونوں پائے جاتے ہیں۔ اور معلوم ہے کہ اسلام میں یہ دونوں ناجائز اور حرام ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: { وَخَرَّمَ الزُّبْلُو } [البقرہ: ۲۷۵] "اور اس نے حرام کیا سود کو" [إِنَّمَا النَّعْمَ وَالنَّيْسَ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَأَجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ] [المائدہ: ۹۰] "بے شک شراب اور جوا اور تھان اور فال نکلانے کے پانسے کے تیر یہ سب گندمی باتیں شیطان کی کام ہیں ان سے الگ رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

رہی یہ بات کہ بیمہ لوگوں کے ساتھ تعاون کی ایک صورت ہے تو یہ بات بے بنیاد ہے جن لوگوں نے بیمہ نہیں کروایا ہوتا ان کو بھی حادثات پیش آتے ہیں ان کا بھی جانی اور مالی نقصان ہو جاتا ہے ان کی بیویاں بھی بیوہ ہو جاتی ہیں ان کے بچے بھی یتیم ہو جاتے ہیں کیا پھر بیمہ کمپنیاں ان کے ساتھ تعاون کرتی ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں! آخر کیوں؟ صرف اسی لیے کہ



انہوں نے بیہ نہیں کروایا نہ وہ مخصوص رقم جمع کرواتے ہیں۔

ہاں اسلام کے نظام صدقہ زکوٰۃ کو تعاون کی ایک صورت قرار دے سکتے ہیں کیونکہ وہ مستحقین کو دیے جاتے ہیں ان سے اس کے معاوضہ میں کچھ وصول نہیں کیا جاتا بلکہ صدقہ زکوٰۃ دینے والوں پر پابندی ہے جن کو وہ صدقہ زکوٰۃ دے رہے ہیں انہیں کسی قسم کی اذیت نہیں پہنچانی اور نہ ہی ان پر احسان بٹلانا ہے ورنہ ان کا صدقہ زکوٰۃ باطل ہو جائیں گے۔

اگر کوئی بیہم کو تعاون کی صورت قرار دینے پر مصر ہو تو اس کی خدمت میں گزارش ہے کہ اسلام نے تعاون کی اس صورت کو بوجہ جوا، اور سود ناجائز اور حرام قرار دے دیا ہے دیکھئے کوئی آدمی یا کمپنی کسی کا مال چوری کر کے یا چوری کروا کے لوگوں میں تقسیم کرے کچھ تھوڑا بہت معاوضہ قسطوں کی صورت میں ان سے لے لے اور اس کو تعاون و ہمدردی کا نام دے لے تو آیا تعاون کی یہ صورت جائز ہوگی؟ نہیں ہرگز نہیں 1 بالکل اسی طرح بیہم بھی مجموعہ اقسامہ ناجائز اور حرام ہے۔ جتنی رقم آپ نے جمع کروائی اتنی ہی واپس لے لیں اور بیہم چھوڑ دیں۔

(۲) ... اس معاوضہ کا نام اسلام میں دیت ہے اور دیت لینا دینا کتاب و سنت کی رو سے درست ہے، حلال اور جائز ہے، لہذا آپ یہ معاوضہ دیت لے سکتے ہیں۔

(۳) ... نہیں لے سکتی کیونکہ یہ بھی سود ہی ہے اور سود حرام ہے۔

(۳) ... مکان زمین کا کرایہ وصول کرنا جائز اور درست ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی 1 یہ سود کے زمرہ میں شامل نہیں جیسے اسلامی اصول کے مطابق بیع و شراء اور تجارت سود نہیں۔

۴۰/۱۰/۱۳۲۰ھ

## قرآن و حدیث کی روشنی میں احکام و مسائل

جلد 02 ص 587

محدث فتویٰ